اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ الفضل ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم سہ شنبہ
۲ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۵ | یکم جنوری ۱۹۵۲ء یکم صلح ۱۳۳۱ھ ش | نمبر ۱

ربوہ کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کے اکسٹھویں سالانہ جلسہ کا انعقاد

ہزارہا پاکستانی احمدیوں کے علاوہ یورپ، افریقہ، اور متعدد ایشیائی ممالک کے احمدی احباب کی شرکت

لاہور ۳۱ دسمبر۔ جماعت احمدیہ پاکستان کا سالانہ جلسہ امسال ربوہ کی مقدس سرزمین میں حسب معمول ۲۶ دسمبر سے شروع ہو کر ۲۸ دسمبر تک جاری رہا۔ جس میں پاکستان کے مختلف حصوں کے علاوہ دنیا کے دور دراز علاقوں سے بھی احمدی احباب اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ارشادات سننے اور جماعت کے نئے مرکز کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھانے کے اشتیاق میں دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ چنانچہ امسال امریکہ، انگلستان، ترکی، جرمنی، فرانس، سوڈان، حبشہ، چین، چینی ترکستان اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک کے بہت سے احمدی احباب بھی شریک جلسہ تھے۔ جن میں اکثر جلسہ سے کچھ عرصہ قبل ہی پاکستان پہنچے تھے۔ تاکہ اس بابرکت اجتماع میں بھی شرکت کر سکیں۔ احباب نے یہ ایام متعدد اجلاسوں میں پر معارف تقاریر سننے اور دنیا بھر میں غلبہ اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں بسر کئے تاکہ وہ ایک نئی روح اور ایک نیا عزم اور ایک نیا جوش لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور آئندہ پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر سکیں۔

احباب نے امسال ربوہ کی سرزمین کو جو آج سے تین سال قبل بے آب و گیاہ میدان تھی۔ خدا تعالیٰ کے نئے نشانوں سے بھرپور پایا۔ اور ریتلا میدان جو ہزاروں سال سے وادئ غیر ذی زرع کی طرح ویران چلا آتا تھا۔ اس مرتبہ مسجدوں مدرسوں نئے مکانوں سڑکوں اور چھوٹے چھوٹے درختوں کے پر کیف نظاروں کے باعث زندگی سے معمور نظر آ رہا تھا۔ موتی کی طرح شفاف مسجد مبارک، نئے مکان۔ پختہ سڑکیں۔ سرسبز و شاداب پودے اور ٹیوب ویل کے بہتے ہوئے دھارے یہ سب چیزیں ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب تھیں۔ ان سب نظاروں میں انہیں خدائی ہاتھ اور خدا تعالیٰ کے ایک پیارے کی صداقت کے درخشندہ نشانات نظر آ رہے تھے ۔۔۔ کثرت سے مکان تعمیر ہو جانے کے باعث جلسہ گاہ اب پہلے کی طرح دور دور سے نظر نہ آتی تھی۔ لیکن جلسہ گاہ پر فضاؤں میں لہلہاتے والے لوائے پاکستان اور لوائے احمدیت دور دور تک اسبات کا پتہ دے رہے تھے کہ یہاں مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ایک مقدس مقصد کے حصول سے شدت سے اس کی تحمید و تمجید میں مصروف ہیں۔

جماعت احمدیہ کے اس (اکسٹھویں) بابرکت اجتماع کی تفصیلی روئداد الفضل کے آئندہ پرچوں میں پیش کی جائے گی۔ آج احباب سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر اور پہلے روز کے ابتدائی اجلاس کی کارروائی اندر کے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

★ تہران ۳۱ دسمبر۔ کل یہاں حکومت ایران کے ایک ترجمان نے بتایا کہ تیل کے سلسلے میں جو قومی قرضہ جاری کیا گیا تھا۔ اس میں چار دن کے اندر اندر تین کروڑ ریال آچکے ہیں۔

ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر ۱۰ جنوری کو سلامتی کونسل غور کرے گی

راولپنڈی ۳۱ دسمبر۔ وزیر امور کشمیر ڈاکٹر محمود حسین نے آج یہاں ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو بتایا کہ سلامتی کونسل ڈاکٹر گراہم کی دوسری رپورٹ پر ۱۰ جنوری کو باضابطہ غور کرے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس کے بعد کونسل کا اجلاس کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو جائے گا۔ تاکہ ممبر ممالک آئندہ اقدام کے متعلق سوچ بچار کر کے کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔

★ بہاولپور ۳۱ دسمبر۔ یہاں دیسی کپاس کی فصل کو کیڑا لگ جانے کی وجہ سے ایک ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

زرعی اصلاحات ہر قیمت پر نافذ کی جائینگی

(دولتانہ)

پتوکی ۳۱ دسمبر۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے آج یہاں ضلع لاہور کی مسلم لیگ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ صوبے میں زرعی اصلاحات ہر قیمت پر نافذ کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا حکومت نے انتخابات میں عوام سے جو عہد کیا تھا وہ بہر صورت اس عہد کو پورا کرے گی۔ نیز حکومت مہاجرین کی آباد کاری کے کام کو بھی بہت اہمیت دیتی ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ کے خاطر خواہ حل پر بھی صوبے کی خوشحالی کا دارومدار ہے۔

صوبائی وزراء اعلیٰ کی کانفرنس

کراچی ۳۱ دسمبر۔ بدھ کے دن کراچی میں تمام صوبائی وزراء اعلیٰ کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک میں سڑکیں تعمیر کرنے اور مہاجر ٹیکس کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ مشرقی بنگال اور صوبہ سرحد کے وزراء اعلیٰ اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے کل یہاں پہنچ رہے ہیں۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ بھی پرسوں پہنچ جائیں گے۔ کانفرنس میں شرکت کے بعد وزراء اعلیٰ جمعہ کے دن پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں بھی شریک ہوں گے۔ خیال ہے پاکستان مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین مجلس عاملہ کو سندھ کی صورتِ حال سے آگاہ کریں گے۔ اور خاص طور پر بتائیں گے کہ سندھ میں مسلم لیگ کی پوزیشن کیا ہے۔

عام انتخابات جلد سے جلد کرائے جائیں

قاضی فضل اللہ کا مطالبہ

کراچی ۳۱ دسمبر۔ سندھ کے سابق وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ دفعہ ۹۲ الف کی مدت کم سے کم رکھی جائے کہا ہے کہ صوبے میں عام انتخابات تین چار ماہ کے اندر اندر ہو جانے چاہئیں۔ نیز انہوں نے زور دیا ہے کہ اگر مرکزی مسلم لیگ سندھ کی صوبائی مسلم لیگ کو توڑنے کا فیصلہ کرے۔ تو اس صورت میں انتخابات کی آخری مدت چھ ماہ سے زیادہ نہ بڑھائی جائے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ سرکاری اعلان میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے جو اسباب بتائے گئے ہیں۔ اگر وہ صحیح ہیں۔ تو صوبائی گورنر کو مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کو یہ ہدایت نہیں کرنی چاہئے تھی۔ کہ وہ مسٹر کھوڑو کی جگہ نیا لیڈر منتخب کرے۔

جنگی قیدیوں کے تبادلہ کی کمیونسٹ تجویز

ٹوکیو ۳۱ دسمبر۔ کوریا میں جنگی قیدیوں کے تبادلہ کی سب کمیٹی میں کمیونسٹوں نے کل جنگی قیدیوں کے تبادلہ کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کل جنگی قیدیوں کا تبادلہ امن پسند دنیا کے لئے سال نو کا مسرت بخش تحفہ ہوگا۔ جنرل رجوے کے ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ نے کل ایک لاکھ پچاس ہزار کمیونسٹوں کو قید کیا ہے۔ ان میں سے ۶۰۰۰ مر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے ہی سے بہت کمزور اور دق وغیرہ کے مارے ہوئے تھے۔

غیر ملکی فوج سے تعاون کی سزا

قاہرہ ۳۱ دسمبر۔ مصر کی حکومت آج کل ایک بل کا مسودہ تیار کر رہی ہے۔ اس کی رو سے ان لوگوں کو سزا دی جائے گی۔ جو مصر کی سرزمین میں غیر ملکی فوجی دستوں سے تعاون کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔ اس کے تحت دو سال سے پانچ سال تک قید اور ایک ہزار مصری پونڈ جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نکاح کی مبارک تقاریب

ربوہ ۲۶ دسمبر۔ آج جلسہ سالانہ کے افتتاح سے قبل سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مقیم قادیان اور صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا نکاح سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ سے اور صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ کا نکاح مکرم پیر معین الدین صاحب ابن حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر قرار پایا ہے۔ ہم اس پُر مسرت تقریب پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خاندان حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم اور تمام جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ — الفضل — لاہور
یکم جنوری ۱۹۵۲ء

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف

۳۱ر دسمبر ۱۹۵۱ء کے "آفاق" میں مدیر "آفاق" جناب محمد سرور صاحب کی طرف سے ایک اعلان پڑھنے میں شائع ہوا تھا۔ کہ "آفاق" کے ادارہ کی طرف سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا جواب یکم جنوری ۱۹۵۲ء کے "آفاق" میں دیا جائے گا۔ ہمیں خیال ہوا کہ شائد روس سے دلائل کا کوئی نیا چندہ موصول ہوا ہے۔ اس لئے ۱۹۵۱ء کی بجائے ۱۹۵۲ء میں جواب شائع کرنا انسب خیال کیا گیا ہے۔ تاکہ نئے سال کا آغاز اچھے شگون سے کیا جائے۔ مگر جب ہم نے یکم جنوری ۱۹۵۲ء کے آفاق میں جواب دیکھا تو ہمیں سخت مایوسی ہوئی کیونکہ اس میں سوائے اس کے کہ آپ نے ذرا زیادہ چھچھورا پن۔ اور ذرا زیادہ احساس کمتری کے ساتھ اسی پرانی دھمکی کو دوہرایا ہے۔ جو آپ پہلے بھی دے چکے ہیں۔ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یعنی یہ کہ حکومت پاکستان جبھی اسلامی حکومت کہلا سکتی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم احادیث نبوی اور تمام اصول فقہ کی کتب کو کوجہاز دوں میں لادا کر جزیرہ نمائے عرب کی طرف روانہ کردے اور یہاں صرف جناب مولوی عبید اللہ سندھی کی من گھڑت مسکھا شاہی تفسیر کو فوراً رائج کردے۔ جو مغربی ممالک کی پریشان گردی کے دوران میں آپ سوچتے ساچتے اور لپیٹے پوچھتے رہے ہیں۔

چنانچہ آپ نے حکومت کو حکم دیا ہے کہ

"ہاں ایک شخص جو اپنے آپ کو مصلح موعود کہتا ہے۔ اور اسے دعوےٰ ہے کہ میں اس دور کا مامور من اللہ ہوں۔ جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ اور اسلام دہی ٹھیک ہے۔ جس کی سند میں دوں۔ میں ناطق حق ہوں وغیرہ وغیرہ۔ ایسا شخص اگر یہ کہے اور نہ صرف کہے بلکہ اس پر کتاب لکھے اور اسے بڑے بڑے زمینداروں میں نشر کرے۔ کہ زرعی اصلاحات اسلام کے نزدیک ناجائز ہیں۔ اور اسلام غیر محدود ملکیت کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں وہ آیات اور احادیث سے غلط استنتاج کرے۔ اور محض مصلح موعود اور مامور من اللہ ہونے کی بناء پر اپنے ان غلط استنتاج کو لوگوں سے منوانا چاہے تو حکومت کا فرض ہے کہ اس "فساد فی الارض" کو روکے اور جس طرح وہ اسمبلی سے اصلاحات بل منظور کرا رہی ہے۔ اسی طرح وہ اسمبلی میں ایسی انجمنوں کی تنظیم اور نگرانی کا بھی بل لائے جن کے ذریعہ سادہ لوح اور زود اعتقاد لوگوں سے چندہ بٹور کر اس قسم کی گمراہیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ ایک مصلح موعود اور مامور من اللہ کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے کو سو مربع زمین بچانے کے لئے اسلام کے نام کو اس طرح لوٹ کرے۔ اور دنیا کے سامنے اسلام کو جلد مٹنے والے جاگیرداروں اور زمینداروں کا حامی ثابت کرے۔ یہ اسلام کی توہین ہے نعوذ باللہ قرآن مجید کی توہین ہے اور اسلام کے ساتھ سب سے بڑی دشمنی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہماری حکومت اس قسم کے مامور من اللہ اور مصلحین موعود کو کھلی چھٹی نہ دے۔ اور جس طرح برطانوی حکومت کے دور میں کبھی کبھی کوئی ایریسن یا کوئی ڈپٹی کمشنر بجھ اسے۔ ڈی۔ ایم۔ اے "خلیفۃ اللہ فی الارض" کو بتا دیا تھا کہ حضرت آپ کی یہ حیثیت ہے۔ اور اس سے آپ تجاوز نہ کریں اسی طرح اب بھی انہیں یہ تلخ حقائق گوش گذار کردیئے جائیں۔ اس میں جماعت احمدیہ کا بھی فائدہ ہے۔ اور حکومت کو بھی آنے والے فتنوں سے نجات مل جائے گی۔

"آفاق" مذہبی آزادی کا پورا حامی ہے۔ اور اس لحاظ سے اس نے آج تک کبھی امیر جماعت احمدیہ کے مخصوص مذہبی عقائد پر حکومت کو قدغن لگانے کی سفارش نہیں کی۔ لیکن اس کا وہ کبھی روادار نہیں ہوا۔ کہ ایک شخص مصلح موعود اور مامور من اللہ کا مدعی بن کر عوام کے منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے کسی اصلاحی اقدام کو جو ملک کے ۹۹ فی صدی عوام کے لئے ہو۔ قرآن اور حدیث سے اسلام کے خلاف ثابت کرے۔ اور اسی کی دلیل میں اپنا ملہم اور ناطق حق ہونا پیش کرے۔ کوئی عوامی اور اسلامی حکومت اس قسم کی بدعنوانیوں کو برداشت نہیں کرسکتی۔ اور اگر ہماری حکومت کو واقعی عوام کی بھلائی مقصود ہے۔ تو ضرورت ہے کہ وہ اس قسم کی بدعنوانیوں کا سدّباب کرے۔ اور جلد کرے۔"

یہ تو ہے آپ کا حکم اب ذرا احساس کمتری کے شہ کار نظارہ کو بھی ملاحظہ فرمایئے۔ آگے آپ فرماتے ہیں:-

"بے شک اس زمرے میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا عبدالحامد بدایونی بھی آتے ہیں۔ لیکن زرعی اصلاحات کے سلسلے میں وہ جو کچھ لکھتے ہیں۔ ایک عالم دین ہونے کی حیثیت سے لکھتے ہیں۔ اس لئے یہ ان کی ذاتی رائے یا شخصی استنتاج سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن مرزا بشیر الدین محمود احمد کا معاملہ ہی اور ہے۔ وہ خیر سے مصلح موعود بھی ہیں اور مامور من اللہ بھی۔ اور جو ان کی بات نہیں مانتا وہ اسلام سے خارج ہے۔ نہ اس سے شادی بیاہ جائز ہے۔ اور نہ اسکی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ یعنی کل کو جب پنجاب اسمبلی زرعی اصلاحات کا بل منظور کردیگی۔ تو مرزا صاحب کے نزدیک اس کا یہ فعل خدا اور اس کے رسول کے احکام سے انحراف ہوگا۔ اور زرعی اصلاحات کا بل منظور کرنے والے مسلمان نہیں رہیں گے۔" (ملخص)

اور اس لاجواب احساس کمتری سے جو دھمکی پیدا ہوتی ہے۔ وہ یوں ہے کہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے قبل قریشی فضیح الدین صاحب جمیل نے حضور کی یہ نظم پڑھی۔

۱ عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ — خون کی اس رہ میں ارزانی تو دیکھ
۲ بڑھ رہا ہے حد سے کیوں تقریریں — ہوش کر کچھ۔ اُن کی پشیانی تو دیکھ
۳ طعنِ پاکاں شغلِ صبح و شام ہے — مولوی صاحب کی لسّانی تو دیکھ
۴ صدیوں اس نے ہے ترا پہرہ دیا — اُس نگہباں کی نگہبانی تو دیکھ
۵ وعظِ قرآں پر کبھی تو کان دھر — علم کی اُس میں فراوانی تو دیکھ
۶ شکوۂ قسمت کے چکر میں نہ پھنس — اپنی غفلت اور نادانی تو دیکھ
۷ خوردہ گیری آسماں کی چھوڑ بھی — ابنِ آدم! اپنی عُریانی تو دیکھ
۸ اپنے دِل تک سے ہے انساں بے خبر — پھر یہ دعوائے ہمہ دانی تو دیکھ
۹ فرش سے جاکر لیا دم عرش پر — مصطفےٰؐ کی سیرِ روحانی تو دیکھ
۱۰ ابرِ رحمت پر تعجّب کس لئے — کفر کی دنیا میں طغیانی تو دیکھ
۱۱ دامنِ رحمت وہ پھیلائے نہ کیوں — مومنوں کی تنگ دامانی تو دیکھ
۱۲ آسماں سے کیوں نہ اتریں اب مَلَک — کفر کی افواجِ طوفانی تو دیکھ
۱۳ اب نہ باندھیں گے تو کب باندھیں گے بند — کفر کا بڑھتا ہوا پانی تو دیکھ
۱۴ کفر کے چشمے سے کیا نسبت اسے — میرے چشمہ کا ذرا پانی تو دیکھ
۱۵ ہے اکیلا کفر سے زور آزما — احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء میں

مخالفت ایک بہترین انعام ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہونے والی جماعتوں کو ملا کرتا ہے

اِن ایام کو شکر گزاروں کی طرح بسر کرو۔ اور لغو باتوں میں اپنے اوقات ضائع مت کرو

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے نکاحوں کی پُرمسرت تقریب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء سوا نو بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور کی تشریف آوری پر مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور پھر حضور نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میں بعض حالات کی وجہ سے افتتاح جلسہ سے پہلے

دو نکاحوں کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس امر کو پہلے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر بہت سے احباب اپنے کاغذات دے دیتے ہیں۔ اور وہ اتنا وقت لے لیتے ہیں۔ کہ جس سے تقریر پر یا جلسہ پر بھی اثر پڑ جاتا ہے۔ یہ دو نکاح جن کا میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو میرے لڑکے مرزا وسیم احمد کا ہے۔ جو کہ شروع ایام ہجرت سے قادیان میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہ نکاح امۃ القدوس بیگم جو ہمارے ماموں مرحوم و مغفور میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی لڑکی ہیں ان سے ایک ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے اس کے چچا زاد بھائی سید داؤد احمد وکیل ہیں۔ اور لڑکے کی طرف سے قبول کرنے کا اختیار میرے نام آیا ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور نے سید داؤد احمد صاحب سے دریافت فرمایا۔ کہ سید داؤد احمد تمہیں امۃ القدوس کے حقیقی ولیوں کی طرف سے یا امۃ القدوس بیگم کی طرف سے ان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر مرزا وسیم احمد ولد مرزا محمود احمد سے منظور ہے۔ اس پر سید داؤد احمد صاحب نے اپنی منظوری کا اعلان کیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اب میں مرزا وسیم احمد کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان کو ایک ہزار روپیہ مہر پر امۃ القدوس بیگم بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم سے اپنا نکاح منظور ہے۔

دوسرا نکاح امۃ النصیر بیگم جو میری لڑکی ہے اور سارہ بیگم مرحومہ کے بطن سے ہے اس کا ایک ہزار روپیہ مہر پر پیر معین الدین ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم قرار پایا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا کہ میں اپنی لڑکیوں کا نکاح صرف واقفین زندگی سے کر رہا ہوں۔ اور اس رشتہ میں بھی میرے لئے یہی کشش تھی کہ لڑکا واقف زندگی ہے۔ میں اپنی طرف سے اور امۃ النصیر بیگم کی طرف سے پیر معین الدین صاحب ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر ان کے نکاح کی قبولیت کا اعلان کرتا ہوں۔

پیر معین الدین ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم کیا آپ کو ایک ہزار روپیہ مہر پر امۃ النصیر بیگم بنت مرزا محمود احمد سے اپنا نکاح منظور ہے؟ ان کی منظوری کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دوست اب دعا کر دیں۔ اس کے بعد جلسہ کا افتتاح ہوگا۔ چنانچہ سب دوستوں نے حضور کے ساتھ مل کر لمبی دعا کی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے تشہد پڑھا۔ اور پھر حسب ذیل تقریر فرمائی:

آج ہم پھر کسی انسان کے حکم سے نہیں کسی ذاتی خواہش کے مطابق نہیں۔ کسی دنیوی نفع حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ

محض خدا تعالیٰ کے نام کی عزت کیلئے

اور اس کے دین کی خدمت کے مواقع تلاش کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ ہم اپنے مخالفوں کی نظر میں ایک حقیر کیڑے سے بھی بدتر ہیں۔ لیکن اس حقارت اور اس عداوت کو دیکھ کر ہمارے دل نہ مایوس ہوتے ہیں نہ افسردہ ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ہماری نظر میں یہ سلوک

بہترین انعام

ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہونے والی جماعتوں کو ملا کرتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ جب اکیلا گلی میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ اور گلی کے اوباش اور شریر لڑکے اس کو دق کرنے کے لئے اس پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اس کی آواز سنکر اس کی ماں بے تاب ہو کر اپنے گھر سے باہر نکل آتی ہے۔ تو وہ اس لڑکے کی افسردگی کا وقت نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس پر ناز کرتا ہے۔ کہ میری ماں نے میرے لئے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ آخر سیدھی بات ہے کہ ہمارا دشمن ہمارا دشمن ہی ہے۔ اور ہمارا خدا ہمارا خدا ہی ہے۔ کتنا نادان انسان وہ ہے۔ کیسا بے وقوف اور کیسا احمق۔ جو خدا کی محبت کو انسانی دشمن کی عداوت سے حقیر سمجھتا ہو۔

خدا تعالیٰ کی محبت

اور اس کا پیار تو اتنی قیمتی چیز ہے کہ انسان اس کے مقابلہ میں اگر وہ انسانوں کی عداوت سے حاصل ہوتا ہو۔ تو نہ صرف یہ کہ اس کو ناپسند نہ کرے گا۔ بلکہ تمنا کرے گا۔ کہ وہ عداوت مجھے حاصل ہو۔ تاکہ میرے خدا کی محبت میرے لئے اور زیادہ جوش مارے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ لا تتمنوا لقاء العدو دشمن کے حملہ کی تمنا نہ کیا کرو۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ اس فقرہ کے معنے کیا ہیں۔ کون دشمن کے حملہ کی تمنا کیا کرتا ہے۔ اور اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں تک لڑائی کا تعلق ہے۔ جہاں تک مرنے کا تعلق ہے۔ جہاں تک تکالیف کا تعلق ہے کوئی شخص بھی دشمن کے حملہ کی تمنا نہیں کر سکتا مگر مسلمان ایسی حالت میں تھے کہ ان کے دل اسی نکتہ کے ماتحت جو میں نے بیان کیا ہے۔ بعض دفعہ خواہش کر سکتے تھے۔ کہ کاش ہمارا دشمن ہم پر حملہ کرے۔ تاکہ ہمارا خدا بھی

ہماری مدد کے لئے

آجائے۔ تو صرف اور صرف یہی وجہ ہو سکتی تھی کہ جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ فرمایا۔ یعنی اے مسلمانو جب دشمن تم پر حملہ کرتا ہے۔ تو خدا تمہارے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات تمہیں اتنی لذیذ معلوم ہوتی ہے اور تمہیں اس میں اتنا مزا آتا ہے۔ کہ جب دشمن حملہ چھوڑ دیتا ہے۔ تو تم کہتے ہو کاش ہمارا دشمن ہم پر پھر حملہ کرے۔ تا ہمارا خدا پھر ہمارے پاس آجائے۔ یہ خواہش عشق تو ٹھیک ہے۔ لیکن

الٰہی حکمتوں

اور الٰہی منشاء کے خلاف ہے۔ اس لئے لا تتمنوا لقاء العدو فرما کر بتایا کہ یہ ہے تو بڑی زبردست خواہش اور ہے تو عاشقانہ مطالبہ لیکن خدا تعالیٰ کی مدد کی خاطر اس کے ادب کے لحاظ سے ایسی خواہش مت کیا کرو۔

پس ہمارے لئے

دنیا میں

کوئی ایسا حملہ کوئی ایسی تحقیر کوئی ایسی تذلیل نہیں ہے۔ جو کہ ہمیں اپنے اصل کام سے پھرا سکے۔ اور جو ہمیں مایوس کر سکے۔ پس ہمارے احباب کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ درحقیقت سب سے محفوظ مقام:

سب سے عزت والا مقام

سب سے بڑے والا مقام اس وقت دنیا میں اگر کسی کو حاصل ہے۔ تو وہ آپ لوگوں کو ہی حاصل ہے۔ دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ۔ دنیا کے بڑے سے بڑے عالم دنیا کے بڑے سے بڑے حکمران۔ دنیا کے بڑے سے بڑے لیڈر انسانی امداد پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں کے وقت کچھ انسان آگے آتے ہیں۔ مگر تمہاری تکلیفوں کے وقت خدائے واحد خود آسمان سے اترا آتا ہے۔

پس یہ ایام

بہترین ایّام

ہیں۔ جو کسی قوم اور کسی فرد کو کبھی حاصل ہوئے ہوں۔ یہی وہ انعام ہے جو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہی وہ انعام ہے۔ جو حضرت عیسٰےؑ

کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہی وہ انعام ہے جو حضرت موسیٰؑ کی جماعت کو حاصل ہوا اور یہی وہ انعام ہے جس کے لئے خدا نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس یہ چیز جو کہ بہترین انعاموں میں سے ہے اور وہ خلعت جو ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے خاص لوگوں کو پہنایا جاتا ہے وہ آج آپ لوگوں کو پہنایا گیا ہے اور درحقیقت ہم اس لئے بھی یہاں جمع ہوئے ہیں تاکہ اپنے رب کے حضور میں اپنا

اظہار تشکر

کریں اور اس کی خدمت میں عرض کریں کہ ہم اس انعام کی قدر کرتے ہیں جو آپ کی طرف سے ہم پر نازل کیا گیا ہے۔ پس اپنے ان ایام کو شکر گذار اور خدا رسانوں کے ایام کی طرح گذارو۔ لغو باتوں۔ فضول باتوں اور بیکار باتوں میں اپنے اوقات صرف مت کرو۔ کبھی نہ کبھی انسانوں پر ایسا وقت بھی آتا ہے خواہ وہ کتنے ہی مشغول ہوں اور کتنے ہی اعلیٰ مقام پر ہوں جبکہ وہ ایک مزاح کے رنگ میں ہوتے ہیں اور ایک خوشی کی حالت میں ہوتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بچہ آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اس کو مذاقیہ کہا کہ وہ چڑیا اڑ گئی۔ اسی طرح وضو فرماتے ہوئے آپؐ نے منہ سے اپنی کلی کا پانی اس پر پھینکا۔ یہ وقت بھی بے شک آتے ہیں مگر ہر کام کا ایک موقع اور ہر نکتے کا ایک الگ مقام ہوتا ہے۔ یہ دن ہمارے لئے ایسے دن ہیں کہ ان میں بہت زیادہ ہمیں عبادت کرنی چاہئے۔ بہت زیادہ ہمیں اپنے اوقات دین کی خدمت میں خرچ کرنے چاہئیں۔ اور بہت زیادہ ہمیں اپنے اوقات مفید کاموں اور سلسلہ کے کاموں اور اسلام کے کاموں میں صرف کرنے چاہئیں۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے محسوس کیا ہوگا میری آواز بیٹھی ہوئی ہے مجھے یکدم چھ سات دن سے نزلہ کی شکایت پیدا ہوئی اور اتنا شدید نزلہ ہوا کہ تین دن تک میں دائیں اور بائیں رات کو کروٹ بدلتے ہوئے (بلکہ اول تو بہت سا وقت نیند ہی نہیں آتی تھی) ناک کے نیچے رومال رکھ کر بیٹھا تھا۔ کیونکہ پانی پرنالے کی طرح چلتا چلا جاتا تھا اور مجھے یہی احتمال تھا کہ میں شاید اس جلسہ پر کوئی تقریر نہیں کر سکوں گا۔ مگر پرسوں سے کسی قدر افاقہ شروع ہوا ہے۔ مگر ایسا نہیں کہ نزلہ بالکل بند ہو گیا ہو۔ نہ ایسا کہ میری آواز کھلی ہو۔ اس لئے میں آہستہ ہی بول سکتا ہوں۔ یہ نہیں جانتا کہ کل تک کیا ہو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس بات کی توفیق عطا کر دے کہ میں اچھی طرح بول سکوں۔ مگر موجودہ حالت یہی ہے کہ معمولی سی بات کرنے سے بھی سینہ میں خراش شروع ہو جاتی ہے اور اسی طرح ناک بہنے کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں گو پہلے سے بہت افاقہ ہے اس لئے میں احباب سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں کہ جیسا انہوں نے گذشتہ سال نہایت ہی ہمت کے ساتھ اور عقل سے کام لے کر بہت حد تک گرد اڑانے سے پرہیز کیا تھا جلسہ کے وقت میں بھی اور ملاقاتوں کے وقت میں بھی اس دفعہ اس سے بھی زیادہ

احتیاط کی ضرورت ہے

کیونکہ ان دنوں عملاً میری بیماری رفع ہو چکی تھی کمزوری باقی تھی لیکن ان دنوں میں عملاً مجھ پر بیماری کا حملہ ہے اور ذرا سی گرد اڑنے سے بھی نزلہ کی شکایت عود کر آتی ہے۔ ملاقات کے وقت بعض دوست ذرا زیادہ زور سے مارنے کے عادی ہوتے ہیں۔ میں اس کو برا تو نہیں کہتا۔ آخر کام کرنے والی اور امنگوں والی جماعتوں میں کچھ بہادرانہ رنگ بھی پایا جانا چاہئے۔ مگر وقت وقت کے لحاظ سے بعض دفعہ احتیاط بھی کی جا سکتی ہے۔ سو دوست جب ملاقات کے لئے آئیں اس وقت آہستہ سے قدم رکھیں تاکہ گرد نہ اڑے۔ اسی طرح بعض لوگ اپنا کپڑا ساتھ سمیٹتے آتے ہیں۔ خصوصاً گاؤں کے لوگ اور ان کے کپڑے کے سمیٹنے سے اسی طرح گرد اڑتی ہے جس طرح جھاڑو سے۔ وہ تو تندرست ہوتے ہیں ان کو وہ گرد محسوس بھی نہیں ہوتی۔ مگر میرے لئے وہ گرد

بہت زیادہ تکلیف

کے بڑھانے کا موجب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ دوست گاڑی کے ساتھ بھاگنا شروع کر دیتے ہیں یا اسی طرز پر ادھر ادھر دوڑتے ہوتے ہیں کہ اس سے گرد پڑتی ہے۔ چونکہ آگے میرے دو بلکہ تین دن کام کے لحاظ سے نہایت بھاری ہیں۔ گھنٹوں مجھے ملاقات بھی کرنی پڑے گی اور پھر مجھے اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو گھنٹوں ہی تقریر بھی کرنی پڑے گی۔ ان حالات کے لحاظ سے میرا بھی اور ان کا اپنا فائدہ بھی اسی میں ہے کہ وہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی احتیاط سے کام لیں تاکہ اللہ تعالیٰ آرام اور سہولت سے یہ دن ہمارے گذار دے اور ہمیں اپنے فرائض کے ادا کرنے میں کسی قسم کی کوئی روک پیدا نہ ہو۔ اس کے بعد میں دعا کر دیتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو مبارک کرے

اور ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ہمارے دلوں میں ایسا نور پیدا کرے جو کہ دنیا کو روشن کر دے اور ہماری زبانوں میں وہ تاثیر بخشے جو لوگوں کیلئے اطمینان پیدا کرنے کا موجب ہو اور ہماری غفلتوں اور سستیوں اور منافقانہ طبیعت اور بدظنی کی طبیعت کو بدل کر ہمیں اور محنتی اور عقلمند کارکنوں والی طبیعت ہم کو عطا فرمائے تاکہ ہم نہ صرف یہ کہ آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہیں بلکہ بیرونی دنیا کے فتنوں اور فسادوں کو دور کر کے ساری دنیا میں ایک ایسا امن قائم کر دیں۔

ایک ایسا نظام قائم کر دیں

جس کے ذریعہ سے دنیا ان آرام کے دنوں کو پھر دیکھ لے۔ جن کیلئے وہ صدیوں سے ترس رہی ہے اور جن حالات کی وجہ سے بنی نوع انسان کا امن بالکل برباد ہو چکا ہے اور انسان اپنے خدا سے بھی بدظن ہو گیا ہے

پس آؤ ہم مل کر اس خدا سے دعا کریں جس کے ہاتھ میں ساری طاقتیں ہیں اور جو ناممکن کو ممکن بنا دیتا اور جو مایوسیوں کو امیدوں سے بدل دیتا ہے اور شکوک کو یقین سے تبدیل کر دیتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

گذشتہ سے پیوستہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتہائے نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	عہدیداران و پتہ
۲۱	نور آباد	پریذیڈنٹ	مولوی عبد السلام صاحب عمر
		سیکرٹری مال	چودھری علی گوہر صاحب ۔
	۵-P لاکھ روڈ	سیکرٹری تبلیغ	چودھری اللہ دتا صاحب ۔
		سیکرٹری امور عامہ	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب ۔
	ضلع نواب شاہ	سیکرٹری تعلیم و تربیت	چودھری اللہ دتا صاحب ۔
		امین	مولوی عبد السلام صاحب عمر
	سندھ	محاسب	چودھری علی گوہر صاحب ۔
		آڈیٹر	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب ۔
۲۲	صوبہ ڈیرہ	پریذیڈنٹ	محمد ابراہیم صاحب
	ریاست خیرپور میرس	سیکرٹری تبلیغ	رحمت علی صاحب مہاجر بمقام صوبہ ڈیرہ ریاست خیرپور
	سندھ	سیکرٹری تعلیم و تربیت	" " "
		آڈیٹر	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب
۲۳	ملتان چھاؤنی	آڈیٹر	نذیر احمد صاحب ایگریکلچرل اسسٹنٹ ۔
۲۴	ماموں کانجن تحصیل سمندری ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	غلام رسول صاحب
		سیکرٹری مال	مشتاق احمد صاحب
۲۵	گھسیٹ پور	پریذیڈنٹ	چودھری سلطان علی صاحب
		سیکرٹری مال	" خدابخش صاحب
	چک ۷۹	" تعلیم و تربیت	" سلطان علی صاحب ۔
	ضلع لائلپور	" تبلیغ	مولوی کریم بخش صاحب
		" امور عامہ	چودھری صادق علی صاحب نمبردار
		" ضیافت	ماسٹر محمد شفیع صاحب
		" تحریک جدید	چودھری خدابخش صاحب
		" امام الصلوٰۃ	" "
۲۶	تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان	پریذیڈنٹ	میر محمد صاحب پٹواری حلقہ بوہر
		سیکرٹری مال	خان عطا محمد خانصاحب جمعدار مقدم محکمہ زراعت (نوٹ تمام خط و کتابت سیکرٹری مال کے پتہ پر ہو)
۲۷	بستی نمبردار ۵ م کوٹ قیصرانی ۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں	پریذیڈنٹ	حاجی سردار غلام حیدر خانصاحب
		سیکرٹری مال	ماسٹر نادر بخش صاحب
		" تعلیم و تربیت	میاں امام بخش صاحب
		" تبلیغ	" " "
۲۸	گجرات	سیکرٹری مال	بابو محمد صاحب اپل
		" تعلیم و تربیت	ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب نئی منڈی گجرات

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سرزمین ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۵۱ء

بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہم تقاریر

پہلے دن کے پہلے اجلاس کی روئداد!

(مرتبہ شیخ محمد احمد پانی پتی)

مورخہ ۲۶ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر کے بعد جلسہ کی کاروائی زیر صدارت جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے پنجاب شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی خواہش اور تڑپ اس بات کی تھی۔ کہ دین اسلام کی اشاعت اکناف عالم میں ہو۔ حضور علیہ السلام نے ایک خواب میں دیکھا۔ کہ حضور انگلستان میں ہیں۔ اور آپ نے وہاں چند سفید پرندوں کو پکڑا۔ اس کی تعبیر حضور نے یہ فرمائی۔ کہ میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور خدا تعالیٰ وہاں کے سفید لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اب تک وہاں کی سعید روحیں اسلام قبول کر چکی ہیں عجیب بات یہ ہے۔ کہ انگلستان میں سب سے پہلا احمدی جو ہوا۔ اس کا نام بھی پیرو (Sparrow) تھا۔ سپیرو انگریزی میں چڑیا کو کہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام سے میری پہلی ملاقات میں بھی اسلام کے پھیلنے کے متعلق ہی باتیں ہوئیں۔ اور مجھ پر خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہوا۔ کہ اس نے مجھے بعد میں انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کرنے اور وہاں کی سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی توفیق دی۔ میں لاہور سے قادیان گیا ہوا تھا۔ ایک دن میں حضور کی خدمت میں اندر کی بیٹھک میں حاضر ہوا۔ حضور کوئی اہم مضمون لکھ رہے تھے۔ اتنے میں باہر سے کنڈی کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ مفتی صاحب باہر جا کر دیکھیں کہ کون ہے۔ میں نے باہر جا کر دیکھا تو قاضی آل محمد صاحب تھے۔ جو مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے رشتہ دار تھے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب نے مجھے امرتسر سے ایک بہت ہی ضروری پیغام دے کر بھیجا ہے اور وہ پیغام میں صرف حضرت اقدس کو سنا سکتا ہوں۔ اور کسی کو نہیں۔ میں اندر گیا۔ اور ان کا پیغام حضور کو عرض کر دیا۔ حضور نے فرمایا۔ میں ایک ضروری مضمون لکھ رہا ہوں۔ باہر آ نہیں سکتا آپ ان سے کہہ دیں۔ کہ وہ ضروری پیغام آپ ہی کو سنا دیں۔ میں باہر گیا اور حضور کا پیغام ان کو تبلا دیا انہوں نے کہا۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب کا امرتسر میں ایک مولوی صاحب سے مباحثہ ہوا۔ اور انہوں نے ان مولوی صاحب کو مارا۔ پچھاڑا۔ لتاڑا۔ اور اس کی خوب خبر لی۔ میں نے یہ واقعہ حضور سے جا کر عرض کر دیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ میں تو یہ سمجھا تھا۔ کہ وہ یہ خوشخبری لائے ہیں۔ کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔ یہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کو ہر وقت اسی بات کا خیال رہتا تھا۔ کہ کسی طرح دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت اور اس کا بول بالا ہو۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ یہ وفات و حیات مسیح کا جھگڑا تو خواہ مخواہ مولویوں نے ہمارے ساتھ کھڑا کر دیا ہے۔ ہمارا اصل کام یہ ہے۔ کہ ایک ایسی پاک جماعت دنیا میں پیدا کریں۔ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ دلی تعلق رکھنے والی ہو خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے والی ہو۔ یہ نہیں کہ وہ دن رات مباحثات میں الجھی رہے

حضور کی قوت قدسیہ کا اثر!

لدھیانہ میں کوئی مولوی صاحب تھے۔ جو بازار میں کھڑے ہو کر وعظ کیا کرتے تھے۔ وہ سلسلہ کے زبردست مخالف تھے۔ ایک روز انہوں نے حضور علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف وعظ کیا۔ اور اس میں یہ اعلان کیا کہ یہ شخص جو یہاں آیا ہوا ہے (حضور ان دنوں لدھیانہ تشریف لے گئے ہوئے تھے) اگر کوئی آدمی اس کو جا کر قتل کر دے تو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ ایک زمیندار نے یہ بات سنی وہ حضرت صاحب کے مکان پر گیا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ جس سے اس نے حضور علیہ السلام کو مارنے کا ارادہ کیا تھا۔ اتفاق سے حضور دیوانخانہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے اردگرد چند آدمی بیٹھے تھے۔ اور آپ تقریر فرما رہے تھے۔ وہ دروازہ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اور حضور کی تقریر سننے لگا۔ اس تقریر کا اس پر ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ لکڑی جو اس نے اپنے کندھے پر رکھی ہوئی تھی۔ اس نے اس کو اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ جب حضور علیہ السلام کی تقریر ختم ہوئی۔ تو اس نے اپنا سارا واقعہ بیان کیا۔ کہ میں نے کس طرح مولوی صاحب کی تقریر سنی۔ اور اس کو سن کر میں آپ کے مارنے کے ارادہ سے یہاں آیا۔ لیکن آپ کی تقریر سن کر میرے دل پر یہ اثر ہوا ہے۔ کہ آپ صادق ہیں اور آپ کے مخالف کاذب۔ آپ میری بیعت لے لیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس کی بیعت قبول کر لی۔

خدا تعالیٰ ہی لوگوں کو حق قبول کرنے کی تحریک کرتا ہے

اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو تحریک کرتا ہے۔ اور ان کو ہی حق قبول کرنے کی توفیق ہوتی ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تحریک ہوتی ہے۔ میاں معراج الدین صاحب مرحوم اور میں لاہور کی ایک مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابتدائی زمانہ تھا۔ اور کفر کے فتوے بڑے زبردست شائع ہو رہے تھے اور زبردست مخالفت ہو رہی تھی۔ ہم بیٹھے ہوئے آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے کہ مخالفت کا تو یہ حال ہے یہ سلسلہ کیسے چلے گا۔ اسی اثناء میں ایک مجذوب فقیر مسجد میں آ گیا اور کہنے لگا۔ کہ کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے اسے بتایا۔ کہ ہم یہ باتیں کر رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت کیسے بنے گی۔ وہ مجذوب کہنے لگا۔ کہ سرکار سے ایک شخص کو حکم ہوا ہے کہ اجڑی بن جاؤ۔ وہ گڈریوں کے پاس گیا۔ کہ مجھ کو کچھ بھیڑیں اور بکریاں دیدو۔ ہمیں سرکار سے حکم ہوا ہے کہ اجڑی بن جاؤ۔ وہ بڑے ناراض ہوئے کہ نہ تو اجڑی ہے اور نہ تیرا باپ اجڑی۔ ہم تجھے بھیڑیں بکریاں کیسے دیدیں۔ وہ سرکار کے پاس آ کر رو پڑا۔ کہ سرکار وہ مجھے بھیڑیں بکریاں دینے سے انکار کرتے ہیں۔ اور انہوں نے مجھے اپنے پاس سے نکال دیا ہے۔ سرکار نے کہا۔ کہ تم جاؤ۔ اور جو جو تمہیں پسند ہو۔ اس کو ہاتھ لگاؤ۔ اس کے بعد پہاڑ کے اوپر جا کر سیٹی بجاؤ۔ جونہی تم سیٹی بجاؤ گے تو جن بھیڑ بکریوں پر تم نے ہاتھ لگایا تھا وہ دوڑ کر تمہارے پاس آ جائیں گی۔ وہ مجذوب کہنے لگا۔ یہی حال مرزا صاحب کا ہے سیٹی بج چکی ہے لوگ خود بخود دوڑ کر مرزا صاحب کے پاس آ جائیں گے۔

ایک عجیب واقعہ

یہ بات بالکل صحیح ہے۔ خدا تعالیٰ خود ہی لوگوں کو بلاتا ہے۔ اور حق کی طرف کھینچتا ہے۔ امریکہ میں میں صبح کے وقت سٹرک پر نکلا۔ وہاں دروازوں میں شیشے لگے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ان میں رہنے والے باہر کا سب نظارہ دیکھ سکتے ہیں ایک مکان کے دروازہ کے سامنے سے جب میں گزرا تو اس گھر میں سے ایک چھوٹی سی لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری دادی آپ کو گھر میں بلاتی ہے۔ میں اندر گیا تو اس کی دادی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ مجھ سے کہنے لگی۔ کہ میرا عجیب قصہ ہے۔ میں چھوٹی سی تھی کہ مجھے شوق ہوا۔ کہ میں تحقیق کروں۔ کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ میں کئی جماعتوں کے جلسوں میں گئی کئی سوسائٹیوں میں شریک ہوئی مگر میری تشفی نہ ہوئی۔ اور کسی بھی مذہب کو بلانے سے مایوس ہو گئی۔ یہاں تک کہ میری شادی ہو گئی آج سے دو سال پہلے کی بات ہے۔ کہ ایک رات میں اسی کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی اور سوچ رہی تھی۔ کہ میں کیسی بد قسمت ہوں کہ میری دعا کسی طرح قبول نہیں ہوتی۔ انہی خیالات افکار کے ہجوم میں میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ دیکھو وہ کون جا رہا ہے میں نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو ایک شخص سٹرک پر چلا جا رہا تھا۔ وہ فرشتہ مجھ سے کہنے لگا۔ کہ یہ شخص اس ملک میں آنے والا ہے جو یہ مذہب لائے گا وہی مذہب سچا ہے۔ تم اس مذہب کو قبول کر لینا۔ اس کے بعد میں نے یہ معمول کر لیا۔ کہ روزانہ اس کمرے میں بیٹھتی تھی۔ اور بڑے اشتیاق سے اس آدمی کی راہ تکا کرتی۔ مگر میری یہ خواہش عرصہ دراز تک پوری نہ ہوئی۔ آخر میں اس طرف سے بھی مایوس ہو گئی۔ آج میں اس کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ تو آپ گزرے۔ آپ کی شکل ہو بہو اس آدمی سے ملتی ہے۔ جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اب آپ کا جو مذہب بھی ہے۔ وہ میں قبول کرنے کو تیار ہوں۔ میں نے اسے کلمہ پڑھایا۔ اور مسلمان کر لیا۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہے۔

حضور علیہ السلام کی مہمان نوازی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی خواہش اس بات کی ہوا کرتی تھی۔ کہ اپنے خدام کا ہر وقت خیال رکھیں۔ میں لاہور سے قادیان آیا۔ اور مسجد مبارک میں چلا گیا۔ وہاں اور لوگ بھی موجود تھے۔ حضور علیہ السلام بھی تشریف لے آئے۔ اور خدام کے حضور بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ آہستہ آہستہ باقی اصحاب اٹھنے شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ مسجد میں میں اور حضور رہ گئے۔ حضور نے فرمایا مفتی صاحب آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے لئے کھانے کا انتظام کرتا ہوں یہ کہہ کر حضور اندر گھر میں تشریف لے گئے۔ میں اس انتظار میں تھا۔ کہ کوئی خادم کھانا لے کر آئے گی تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا میں نے دیکھا کہ حضور خود اپنے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لئے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ ٹرے میرے سامنے رکھ کر حضور نے فرمایا۔ کہ مفتی صاحب آپ کھانا کھائیں میں پانی لاتا ہوں۔ یہ دیکھ کر میرے آنسو نکل آئے۔ دراصل اپنے خدام کے ساتھ ایسا سلوک کر کے حضور ان کو یہ جتلانا چاہتے تھے۔ کہ جب میں تمہارا امام ہو کر یہ خدمت کرتا ہوں اور اس میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ تو تمہیں اپنے بھائیوں سے کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ کھانا رکھ کر حضور پھر اندر تشریف لے گئے۔ اور پانی بھی لے آئے۔

حضور علیہ السلام کا اپنے خدام سے سلوک

ایک دفعہ جبکہ میں لاہور میں ملازم تھا۔ بیمار ہوا اور دفتر سے رخصت لے لی۔ حضور بھی ان دنوں لاہور میں تشریف لے گئے۔ لاہور میں حضور میاں تاج دین صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ مگر بوجہ علالت طبع میں نہ جا سکا۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے حضور نے فرمایا "مفتی صاحب نہیں آئے" کسی نے عرض کیا۔ کہ وہ بیمار ہیں چل نہیں سکتے۔ فرمایا۔ وہ نہیں چل سکتے۔ تو ہم تو چل سکتے ہیں۔ اسی وقت اٹھے۔ اور میرے مکان پر تشریف لائے۔ ساتھ حضرت خلیفہ اول اور خلیفۃ المسیح الثانی بھی تھے آپ ایک گھنٹہ تک میرے پاس بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے۔ دوران گفتگو میں حضور نے فرمایا پیاس لگی ہے میری بیوی نے پانی بھجوایا۔ حضور نے اس میں سے کچھ پی لیا میں نے تبرک کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ حضور نے فرمایا آپ پانی پینے لگے ہیں۔ ٹھہریئے ہم اس پر دم کر دیں۔ چنانچہ حضور نے اس پر دم کر دیا۔ اور مجھے پینے کو دیدیا پھر فرمایا مفتی صاحب بیمار کی دعا قبول ہوتی ہے آپ سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے بعد قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے "اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غیرت" کے موضوع پر تقریر کی۔ جو عنقریب مفصل طور پر ہدیۂ ناظرین کی جائے گی۔

آپ کی تقریر کے بعد مولوی عبدالمالک خاں صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کشمیر" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتلایا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہود و نصاریٰ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ صلیب پر فوت ہو گئے۔ لیکن قرآن کریم چھ سو سال بعد آکر اس دعوے کو غلط کہتا ہے۔ سو ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم کی صداقت کو ثابت کرنے اور مخالفین پر حجت قائم کرنے کے لئے بدلائل صریحہ اس دعوےٰ کی غلطی دنیا پر ظاہر کی جائے۔ اور بتلایا جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے۔ لیکن غلطی سے مسلمانوں نے بھی ایسی باتیں کہنی شروع کر دیں۔ جن سے بالواسطہ یا بلاواسطہ عیسائیوں اور یہودیوں کی باتوں کی تائید ہوتی تھی۔

ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ اور آپ نے خدا تعالےٰ سے الہام پا کر دعویٰ کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے۔ یہ دراصل قرآن کریم کے اس بیان کی تصدیق تھی۔ کہ اہل کتاب اپنے دعوے میں غلطی پر ہیں۔ یہ دعویٰ دراصل عیسائیت کے لئے موت کا پیغام تھا۔ چنانچہ بڑے بڑے پادریوں نے یہ محسوس کر لیا۔ کہ اس دعوے کی وجہ سے عیسائیت باطل ہو گئی۔

بعد ازاں آپ نے متعدد تاریخی حوالوں سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت کیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کے وقت فلسطین میں بنی اسرائیل کے صرف دو قبائل تھے۔ باقی قبائل دمشق۔ ایران اور کشمیر میں آباد تھے۔

(۲) کشمیریوں کی شکلیں۔ ان کی تہذیب۔ ان کی رہائش۔ بود و باش اور خد و خال سب بنی اسرائیل سے ملتے ہیں۔

(۳) کشمیریوں کے ناموں اور بائیبل میں مندرج ناموں میں بے حد اشتراک پایا جاتا ہے۔

ان امور سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کشمیری دراصل بنی اسرائیل ہیں۔ جو ہجرت کر کے کشمیر آ گئے۔

بعد ازاں آپ نے خود بائیبل کی اور دیگر شہادتوں سے یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنی عجیب در عجیب حکمتوں سے آپ کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ اور آپ مختلف ممالک کو طے کرتے ہوئے کشمیر آ پہنچے۔

دوران تقریر میں آپ نے حضرت مسیح کے نام یوز آصف پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے بتلایا کہ امریکہ میں آجکل جو اناجیل پروٹسٹنٹ حضرات کی طرف سے شائع ہو رہی ہیں۔ ان میں سے ان تمام آیات کو نکال دیا گیا ہے۔ جن میں حضرت مسیح کا آسمان پر جانا بیان کیا گیا ہے۔

آپ کی تقریر کے اختتام پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے کھڑے ہو کر سامعین کو بتلایا۔ کہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ متن سے تو بے شک ان آیات کو خارج کر دیا گیا ہے۔ لیکن نیچے حاشیوں میں لکھ دیا گیا ہے۔ کہ بعض دستاویزات میں یہ یہ آیات پائی جاتی ہیں۔ مولوی عبدالمالک صاحب کی تقریر کے بعد

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ بلاد عربیہ کی ربوہ میں تشریف آوری

مکرم مولوی رشید احمد صاحب مولوی فاضل تقریباً ۵½ سال بلاد عربیہ میں فرائض تبلیغ بجا لانے کے بعد مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۱ء کی شام کو پنجاب ایکسپریس کے ذریعہ وارد ربوہ ہوئے۔ ایک جم غفیر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھا۔ گاڑی اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کے نعروں کے درمیان سٹیشن پر پہنچی۔ دوستوں نے بڑے اشتیاق سے اپنے مجاہد بھائی کو اہلاً و سہلاً و مرحباً کہا۔ مولوی صاحب کافی دیر تک احباب سے مصافحہ و معانقہ فرماتے رہے۔ اور اس کے بعد مسجد میں نوافل شکرانہ ادا کرنے کے بعد اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب اپنی واپسی کے وقت لبنان میں متعین تھے۔ اور اب انکی جگہ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل کام کر رہے ہیں۔

پیرس میں اقوام متحدہ کی اسمبلی کی شاندار عمارت

(از مکرم صلاح الدین صاحب ناصر خلف چودھری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم بنگال)

آجکل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس پیرس کے "قصر شیلاٹ" میں ہو رہا ہے۔ صرف اسمبلی کے مکمل اجلاس کے لئے محل کی قدیم عمارت کا ایک حصہ خالی کرایا گیا ہے۔ باقی اجلاس۔ کانفرنسیں جلسے رسمی اور غیر رسمی مذاکرات نیز ممبر ملکوں کے نمائندوں۔ مشیروں۔ ممبروں۔ دوسرے لوگوں اور کام کرنے والوں وغیرہ کے لئے ایک علیحدہ عارضی عمارت قصر کے ملحقہ صحن میں تعمیر کی گئی ہے۔ جو اس درجہ شاندار ہے۔ کہ اب تک ہزاروں زائرین سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس درجہ بڑی عمارت کی بنیادیں زمین کی عام سطح سے بلند محض لوہے کے ڈھانچے پر قائم ہیں یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تاکہ باغ کی تمام زیبائش اور خوبصورتی [illegible] چنانچہ وہ لوگ جو باغ کی بربادی کے خیال سے افسردہ ہو چکے تھے۔ مطمئن [illegible] اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

اس عمارت کا نقشہ ایک فرانسیسی ماہر تعمیرات نے تیار کیا [illegible] تک دو ہزار کاریگر اس کی تعمیر میں حصہ لیتے رہے۔ لاگت کا اندازہ ایک ارب تیس کروڑ فرانک ہے۔ اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کے بعد ڈھانچے کھول کر سب حصے الگ کر دیئے جائیں گے۔ یہ فیصلہ نہیں ہو سکا۔ کہ آئندہ اس کا مصرف کیا ہوگا۔ تاہم ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ جب بھی کوئی جلسہ بڑے پیمانے پر منعقد کرنا ہو۔ یہی صورت اختیار کی جائے۔ اور اسی عمارت سے استفادہ کیا جائے۔

۱۹۴۸ء میں محل کی تمام عمارت اسمبلی کے لئے استعمال ہوئی تھی۔ اور عجائب خانے کی چیزیں دوسری جگہ منتقل کر دی گئی تھیں۔ لیکن اس میں بڑی قباحت تھی۔ اور اس سے بچنے کے لئے عارضی عمارت بنانے کا خیال پیدا ہوا۔

عارضی عمارت کی وسعت کا اندازہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں ڈیڑھ ہزار کھڑکیاں ہیں۔ نیز نمائندوں اور زائروں کے لئے ایک نہایت وسیع شہ نشین ہے۔ جہاں بیٹھ کر وہ ایفل ٹاور اور دریائے سین کا نظارہ کر سکتے ہیں۔

تفسیر کبیر اور خدام الاحمدیہ

ہر خادم کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ

"قرآن کریم سے انتہائی محبت اور پیار پیدا کرو۔ اور اس پر غور و فکر کی عادت ڈالو۔ اس کی تلاوت کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نہ نورالقرآن کا پتہ چل سکتا ہے۔" (الفضل ۹ نومبر ۱۹۵۱ء)

قرآن کریم کو سیکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ تفسیر کبیر کا غور سے مطالعہ کریں۔ اگر آپ روزانہ تفسیر کبیر کا مطالعہ جاری رکھیں گے۔ تو قرآن کریم کے مضامین آپ کے اندر رچتے چلے جائیں گے۔ دفتر خدام الاحمدیہ سے آپ کو مندرجہ ذیل تفسیر کبیر مل سکتی ہے۔

تفسیر کبیر پارہ اول ۹ رکوع -/۸/۶ روپے۔ تفسیر کبیر پارہ عم حصہ سوم -/۸/۶ روپے۔

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) محمد جمیل صاحب لاہور کے چچا زاد بھائی محمد امین کو چار پانچ روز سے بخار آ رہا ہے۔ (۲) کرم الٰہی صاحب ملٹری اکاؤنٹس نسبت باغ لاہور کا لڑکا محمود الٰہی نمونیہ ہو جانے کے باعث ٹانگوں کی کمزوری کی تکلیف ہے۔ جس سے وہ حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ نیز ان کی بھتیجی نسیم فردوس بھی ایک ماہ سے دماغی تکلیف کی وجہ سے مینٹل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب ڈی۔ بی مڈل سکول [illegible] ضلع شیخوپورہ کے تین روز سے نزلہ۔ بخار۔ کھانسی سے بیمار ہیں۔ نیز ان کو بعض مشکلات محکمہ کی طرف سے پیش ہیں۔ حکیم محمد عبدالعزیز صاحب مخدوم منیجر شفاخانہ عزیزی ربوہ نے آنکھ کا اپریشن کرایا تھا۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہوا۔ اور آنکھوں میں بہت سخت تکلیف ہے۔ مبارک احمد صاحب [illegible] موشن کورس کر رہے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

مسیح ہندوستان میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ قاضی عبدالحمید صاحب نے کیا تھا۔ اور "Jesus in India" کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس کی تین کاپیاں درکار ہیں۔ جو دوست یہ کتب مہیا فرما سکتے ہوں وہ عاریتاً یا قیمتاً یہ کتب وکالت دیوان میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (وکیل الدیوان)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ———— ختم ہو گئی ہے۔ اگر اُن کی طرف سے قیمت دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوئی تو اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

دعائے مغفرت

میرے نانا میاں اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ موضع جالکے تحصیل ڈسکہ سابق سکنہ ہٹوال ضلع گورداسپور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے جو ۸۰ سال کی عمر پا کر ۲۲ دسمبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو جالکے میں ہی دفن کر دیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ براہ کرم وہ ان کی بلندی درجات کے متعلق دعا فرمائیں۔

(محمد شفیع اشرف مولوی فاضل متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

ہم نے کچھ عرصہ ہوا۔ ان کالموں میں امیر جماعت احمدیہ کے اس قسم کے BULLS (پاپائی احکام) کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ اور ان سے عرض کی تھی۔ کہ ان کا یہ انداز فکر صحیح نہیں۔ اس سے بعد میں خود ان کے اور ان کی جماعت کے لئے مختلف طرح کی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ بلکہ اب تک تو ان کی مخالفت مذہبی لحاظ سے کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے۔ اس کے بعد سیاسی لحاظ سے بھی ان کی مخالفت شروع ہو جاوے۔ قادیان میں ان کے مخالف مولویوں کے مورچے تو لگا ہی کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے ربوہ میں کسان ان کے خلاف مورچے لگانے شروع کر دیں۔ (منہ)

ایک بزدل بے مغز انسان جس کو علم ہے۔ کہ اس کے پاس کوئی دلائل نہیں رہے۔ اور اس کا چشمۂ عقل و خرد خشک ہو چکا ہے۔ اس کے پاس اس احراری پن کے سوا اور رہ ہی کیا جاتا ہے۔

ہم ارباب حکومت سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ صاف صاف اور غیر مبہم لفظوں میں عوام کو مشتعل کر کے ملک میں فتنہ و فساد اور انارکی کی تلقین نہیں ہے؟

آخر ہمیں بتایا جائے کہ ایک ایسا شخص جو خود تو بڑے بڑے سرمایہ داروں بڑے بڑے زمینداروں بڑے بڑے وزیروں۔ مشیروں اور خدا جانے کن کن کی حاشیہ برداری کرتا ہے۔ جو خود تو لاہور کراچی اور قاہرہ کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں سرمایہ داروں کے ساتھ مٹن چاپ اڑاتا ہے۔ جو خود تو سرمایہ دار بننے کے لئے "آفاق" کو ہفت روزہ کس مپرسی سے نکال کر روزنامہ کی ہفت منزلہ کرسی پر متمکن کرنے کے لئے غریب کسانوں کے گاڑھے خون کی کمائی اچک لیتا ہے۔ اگر ایسے شخص کو جو اسی درخت کو کاٹنا چاہے جس کے پھل کھاتا ہے۔ اور کسانوں کو اس ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ جس کے ارباب حکومت نے اس کو اونچا کیا ہے۔ تو اگر ایسے شخص کو اس شخص کا خطاب دیا جائے۔ جس نے جاہل عربوں کو اکسا کر اسلام کے خلاف ملک میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک آگ لگا دی تھی۔ اور انارکی کا دروازہ کھول دیا تھا تو ہمیں بتایا جائے اس میں گناہ کیا ہے؟

پھر کیا یہ احمدیت کی صداقت کا عظیم الشان نشان نہیں ہے کہ ایک ہی مسئلہ پر ایک ہی بات مولوی مودودی صاحب نے بھی کہی ہے۔ مولوی عبدالحامد بدایونی صاحب نے بھی کہی ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی کہی ہے لیکن دونوں اہل الذکر کی رائے سے آپ ذرا نہیں گھبرائے۔ مگر امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف آپ کی وہی رگ بھڑک اٹھی ہے۔ جو اس عظیم قریشی کی بھڑکی تھی۔ جو ابوالحکم کہلاتا تھا۔ کیا اس سے اہل بصیرت۔ یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ اگر جناب کے اکسانے سے عوام نے یہاں بھی اس قسم کا فتنہ و فساد برپا کیا۔ جو اس کے اکسانے سے کفار عرب نے کیا تھا ابوالحکم ثانی کا بھی وہی انجام ہوگا جو اس ابوالحکم اول کا ہوا تھا۔ اس نے بھی تو اپنے وقت کی حکومت (سرداران عرب) اور اپنے وقت کے عوام کو ہی صداقت کے خلاف فوجی اور اجتماعی قوت استعمال کرنے کے لئے بھڑکایا تھا۔ اس نے بھی کچھ اس سے زیادہ نہیں کیا تھا۔ جو جناب کر رہے ہیں۔ جناب بھی تو ایک طرف حکومت کو اکسا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف کسانوں کو اشتعال دلا رہے ہیں پھر جناب کا بھی وہی انجام کیوں نہ ہو۔ "تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے"۔ مشہور مقولہ ہے۔

اب جناب کا احراری پن ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ کہ جناب نے نہ تو حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصنیف اسلام اور ملکیت زمین پڑھی ہے۔ اور نہ اس کے مطالب پر کبھی غور فرمایا ہے۔ مگر آپ ایک طرف تو حکومت کو اور دوسری طرف عوام کو اکسانے لگ پڑے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے "زرعی اصلاحات" کی جو حکومت نافذ کرنا چاہتی ہے۔ مخالفت کی ہے۔

ذیل میں ہم چند اقتباسات جو عزیزم منور لطف اللہ صاحب متعلم ایل۔ ایل۔ بی نے مذکورہ بالا کتاب سے نکال کر ہمیں دیئے ہیں۔ درج کرتے ہیں۔ تاکہ مدیر "آفاق" کی بے علمی اور بددیانتی ظاہر ہو جائے۔ اور حکومت اور عوام خود جانچ لیں کہ "زرعی اصلاحات" کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کی کیا رائے ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اسلام کا فتویٰ کیا ہے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی رائے کی صداقت اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ مولانا مودودی صاحب اور مولانا ابوالحامد بدایونی کی خود مدیر آفاق کے اعتراض کے رد میں نقل کر چکے ہیں جو احمدیت کے شدید دشمن ہیں۔ — البتہ وہ لوگ جن کے دماغ میں اشتراکی پھوڑا رستا ہے۔ وہی اس رائے کے مخالف ہیں اور کوئی نہیں۔ اب "اسلام اور ملکیت زمین" کے اقتباسات جو منور لطف اللہ صاحب نے بھیجے ہیں ملاحظہ ہوں۔

"آفاق کا پرچہ مورخہ یکم جنوری میری نظر سے گذرا۔ جس میں تلخ حقائق کے زیر عنوان امام جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ اور حکومت کو متوجہ کرایا گیا ہے۔ کہ وہ اس قسم کی بدعنوانیوں کا سدباب کرے۔

مدیر "آفاق" نے جس قومی درد کا اظہار کیا ہے۔ شاید وہ بھی ان کا ہی حصہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ کی پالیسی ان اصلاحات کے متعلق کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"میں نہیں کہتا کہ ہماری حکومت یا دنیا کی کوئی حکومت اس فیصلہ پر عمل کرے۔ یہ حکام کا کام ہے کہ وہ اپنے لئے قانون تجویز کریں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اسلام یا فقہ حنفیہ کے نام پر وہ یہ کام نہ کریں۔ کیونکہ انسان جس چیز کا نام لیتا ہے۔ ذمہ داری اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اگر وہ اسلام یا فقہ حنفیہ کا نام لیں گے تو اس فعل کا جو نتیجہ نکلے گا۔ وہ اسلام اور فقہ حنفیہ کی طرف منسوب ہوگا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ آج اگر کمیونزم کے زور کی وجہ سے اس قسم کی باتیں پسند کی جاتی ہیں۔ تو وہ دن آنے والا ہے اور ضرور آنے والا ہے جب ان باتوں کو انصاف محض کی وجہ سے برا قرار دیا جائیگا۔ اور کمیونزم کا نظام کلی بدل دیا جائیگا۔ اس وقت ایک مسلمان کے لئے یہ بات دنیا کے سامنے پیش کرنی بڑی مشکل ہو جائیگی۔ کہ وہ بات جو اسلام کے نام پر پیش کی گئی تھی۔ درحقیقت وہ اسلام نے نہیں سکھلائی تھی۔ بلکہ کمیونزم کی بعض تعلیموں کو اسلام کا نام دیدیا گیا تھا۔ گذشتہ زمانوں میں ایسی غلطیاں بعض مسلمانوں نے کی ہیں اور آج ہمیں انکا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ ہمیں اسلامی تعلیم کو وقتی ضرورتوں اور وقتی تقاضوں سے بالکل آزاد رکھنا چاہیئے۔ ہمیں ہر نئی تحریک جو کہ دنیا میں پسندیدہ اور مرغوب عام ہو جائے۔ اس کو اسلام کا نام دے کر کل اسلام کے لئے اعتراضات کے دروازے نہیں کھولنے چاہئیں"۔

(اسلام اور ملکیت زمین صفحہ ۲۰۳)

کیا آفاق کے مدیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ انہوں نے کہاں سے ایسے نتائج اخذ کر لئے ہیں کہ جبکہ امام جماعت احمدیہ کی پالیسی اور منشاء واضح ہے۔ آپ نے اسمبلی میں پاس ہونیوالے زرعی بل کے خلاف آج تک کوئی اعلان نہیں کیا۔ ان کی تقریر میں تو صرف اس طرف اشارہ ہے جس کا حوالہ میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ جو کہ ایک مشورہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ذرا ملاحظہ ہو۔

"جہاں تک حکومت کے نمائندوں کے فیصلوں کا تعلق ہے۔ مجھے اس پر بحث کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ میں اس کا اہل ہوں۔ کیونکہ سیاسی امور سیاسی لوگوں پر چھوڑ دینے چاہئیں۔ اگر ملک کی اکثریت کوئی قانون بنائے۔ تو اقلیت کا فرض ہے کہ وہ اس قانون پر عمل کرے۔ ہاں اگر مناسب سمجھے تو آئینی طریقوں سے اس کے بدلوانے کی کوشش کرے۔ پس جہاں تک قانون کا سوال ہے ایک پاکستانی شہری ہونے کے لحاظ سے مجھے حق تو پہنچتا ہے کہ میں اس پر رائے زنی کروں۔ لیکن بوجہ مذہبی آدمی ہونے کے میں سمجھتا ہوں کہ مسئلہ کے اس حصہ کو میں سیاسی لوگوں پر ہی چھوڑ دوں"۔ (اسلام اور ملکیت زمین ص ۲۰۳)

میں پوچھتا ہوں جس شخص کی ایسی اچھی پالیسی ہو اس کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ عوام کے منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے خلاف اپنے آپ کو دلیل کے طور پر ملہم اور ناطق حق کے ہونا پیش کرتا ہے۔ کیا صحافتی بددیانتی کو واضح ترین مثال نہیں ہے۔

میں آفاق کے لکھنے والے کو جس نے روسی انقلاب اور چینی انقلاب کا واسطہ دے کر دھمکی دی ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ لن ترانیاں ہیں یا حقیقت حال۔ ذرا خدا لگتی کہنا۔

"حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کمیونزم کا خوف دنیا پر طاری ہو رہا ہے وہ بڑی بڑی حکومتیں جو اس وقت کمیونزم کا مقابلہ کرنے کا دعوے کر رہی ہیں۔ ان کے دل اندر سے کھوکھلے ہو رہے ہیں ہمارے اردو زبان کا یہ مشہور مقولہ ہے کہ

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

یعنی جب دنیا میں لوگ کثرت سے ایک آواز اٹھانے لگتے ہیں۔ تو قلوب مرعوب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ الٰہی فیصلہ ہے اور اس طرح ہو کر رہیگا حالانکہ وہ آواز محض ایک رو ہوتی ہے۔ جیسے بہاؤ کی طرف پانی بہتا ہے۔ لیکن ہمیشہ بہاؤ کی طرف پانی بہنے دینا کوئی عقلمندی نہیں ہوتی۔ جن لوگوں نے یہ کہا کہ پانی بہاؤ کی طرف بہا کرتا ہے۔ لیکن بہاؤ کا بنانا بھی خدا تعالیٰ نے انسان کے اختیار میں رکھا ہے۔ آؤ ہم نئے بہاؤ بنائیں۔ انہوں نے نہریں بنائیں اور نالے بنائے اور ویران ملکوں کو آباد کر دیا۔ پس کوئی شخص میری بات سنے یا نہ سنے میں صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں کمیونزم کے خوف کی وجہ سے کوئی بات نہیں کہنی چاہئیے۔ اگر کمیونزم اچھی چیز ہے۔ تو اس سے خوف کے کوئی معنی نہیں۔ ہمیں شوق سے اسے قبول کرنا چاہیئے۔ اور اس کے خلاف سب باتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ خواہ مذہب کے نام پر کوئی بات کہی جاتی ہو یا کسی اور نام پر۔ جو بات ٹھیک ہے وہ بہرحال ٹھیک ہے۔ لیکن اگر کمیونزم غلط ہے۔ تو پھر محض اس وجہ سے کہ وہ ایک ایسی تعلیم پیش کر رہی ہے جس کی وجہ سے عوام الناس اس کی طرف بھاگے جا رہے ہیں ہمارا اس کو قبول کر لینا خودکشی کے مترادف ہوگا۔ اور ہمیں بہادروں کی صف میں نہیں بلکہ بزدلوں کی صف میں کھڑا کرے گا۔"

(اسلام اور ملکیت زمین ص ۲۰۵ تا ص ۲۰۶)

زائرین کا قافلہ واپس لاہور پہنچ گیا

لاہور ۳۱ر دسمبر زائرین کا قافلہ جو ۲۴ر دسمبر کی شام کو لاہور سے قادیان روانہ ہوا تھا۔ آج رات گیارہ بجے سرحد عبور کر کے بارہ بجے کے قریب لاہور پہنچ گیا۔